Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم پیر

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | ۲۹ صفر ۱۳۹۶ھ ۔ یکم امان ۱۳۵۵ ہش ۔ یکم مارچ ۱۹۷۶ء | نمبر ۴۹

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ یکم امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے، الحمد للہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل شفا عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی خاص حفاظت اور امان میں رکھے۔ آمین

● حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ طبیعت تا حال پہلے جیسی ہے۔ احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

● محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی طبیعت گذشتہ دنوں ناساز رہی ہے اب طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ احباب صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ خدا تعالیٰ کا احسان اور کرم ہے کہ وہ اپنے بندہ کی بھی مان لیتا ہے

ورنہ اُس کی الوہیّت اور ربوبیّت کی شان کے ہرگز خلاف نہیں کہ وہ اپنی ہی منوائے

"پس دُعاؤں سے کام لینا چاہیئے اور خدا تعالیٰ کے حضور استغفار کرنا چاہیئے کیونکہ خدا تعالیٰ غنی اور بے نیاز ہے اس پر کسی کی حکومت نہیں ہے۔ ایک شخص اگر عاجزی اور فروتنی سے اس کے حضور نہیں آتا تو وہ اس کی کیا پروا کر سکتا ہے۔ دیکھو اگر ایک سائل کسی کے پاس آجاوے تو اپنا عجز اور غربت ظاہر کرے تو ضرور ہے کہ اس کے ساتھ کچھ نہ کچھ سلوک ہو لیکن ایک شخص جو گھوڑی پر سوار ہو کر آوے اور سوال کرے اور یہ بھی کہے کہ اگر نہ دو گے تو ڈنڈے ماروں گا تو بجز اس کے کہ خود اس کو ڈنڈے پڑیں اور اس کے ساتھ کیا سلوک ہوگا؟ خدا تعالیٰ سے اَڑ کر مانگنا اور اپنے ایمان کو مشروط کرنا بڑی بھاری غلطی اور ٹھوکر کا موجب ہے۔ دعاؤں میں استقلال اور صبر ایک الگ چیز ہے اور اَڑ کر مانگنا اور بات ہے۔ یہ کہنا کہ میرا فلاں کام اگر نہ ہوا تو مَیں انکار کر دوں گا یا یہ کہہ دوں گا یہ بڑی نادانی اور شرک ہے اور آداب الدعا سے ناواقفیت ہے، ایسے لوگ دعا کی فلاسفی سے ناواقف ہیں۔ قرآنِ شریف میں کہیں نہیں لکھا ہے کہ ہر ایک دعا تمہاری مرضی کے موافق مَیں قبول کروں گا۔ بیشک یہ ہم مانتے ہیں کہ قرآنِ شریف میں لکھا ہوا ہے اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ لیکن ہمارا یہ بھی ایمان ہے کہ اسی قرآنِ شریف میں یہ بھی لکھا ہوا ہے وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ۔

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ میں اگر تمہاری مانتا ہے تو لَنَبْلُوَنَّکُمْ میں اپنی منوانی چاہتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا احسان اور اس کا کرم ہے کہ وہ اپنے بندہ کی بھی مان لیتا ہے ورنہ اس کی الوہیّت اور ربوبیّت کی شان کے یہ ہرگز خلاف نہیں کہ اپنی ہی منوائے۔ وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ جو فرمایا تو اس مقام پر وہ اپنی منوانا چاہتا ہے۔ کبھی کسی قسم کا خوف آتا ہے اور کبھی بھوک آتی ہے اور کبھی مالوں پر کمی واقع ہو جاتی ہے۔ تجارتوں میں خسارہ ہوتا ہے اور کبھی ثمرات میں کمی ہوتی ہے۔ اولاد ضائع ہوتی ہے اور ثمرات برباد ہو جاتے ہیں اور نتائج نقصان دہ ہوتے ہیں۔ ایسی صورتوں میں خدا تعالیٰ کی آزمائش ہوتی ہے۔ اُس وقت خدا اپنی شانِ حکومت دکھانا چاہتا ہے اور اپنی منوانا چاہتا ہے۔ اُس وقت صادق اور مومن کا یہ کام ہوتا ہے کہ وہ نہایت اخلاص اور انشراحِ صدر کے ساتھ خدا کی رضا کو مقدّم کر لیتا ہے اور اُس پر خوش ہو جاتا ہے کوئی شکوہ اور بدظنّی نہیں کرتا اِس لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ پس صبر کرنیوالوں کو بشارت دو۔ یہ نہیں فرمایا کہ دعا کرنے والوں کو بشارت دو بلکہ صبر کرنے والوں کو۔ اِس لئے یہ ضروری ہے کہ انسان اگر بظاہر اپنی دعاؤں میں ناکامی دیکھے تو گھبرا نہ جاوے بلکہ صبر اور استقلال سے خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدّم کرے۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۸۵، ۲۸۶)

معلمین وقفِ جدید کی فوری ضرورت

امراء و صدر صاحبان و احبابِ جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال وقفِ جدید کے ماتحت حسبِ سابق معلمین کی کلاس کا اجراء کیا جا رہا ہے۔ خدمتِ دین کا شوق رکھنے والے احباب کے لئے نہایت عمدہ موقع ہے کہ وہ وقفِ جدید کے ماتحت جماعتوں کی تربیت و اصلاح کے نیک کام کے لئے وقف کریں۔

درخواست مع کوائف سکونت، عمر، صحت، تعلیم وغیرہ امیر صاحب/صدر صاحب جماعتِ احمدیہ اور خادم کی صورت میں قائد خدام الاحمدیہ کی بھی سفارش کے ساتھ ناظم ارشاد وقفِ جدید کے نام ۱۰ مارچ ۱۹۷۶ء تک بھجوا دیں۔

(ناظم ارشاد وقفِ جدید)

جماعتِ احمدیہ کی مجلس مشاورت
اور
امراءِ اضلاع کی خدمت میں ضروری گذارش

مجلس مشاورت منعقدہ مارچ ۱۹۷۳ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ:۔

"۲۵ فیصد ایسے متبادل دوست بذریعہ انتخاب رکھے جائیں جو زائر کی حیثیت میں یہاں آئیں غیر حاضر نمائندگان کی جگہ ان زائرین میں سے انتخاب کر کے تعداد پوری کر لی جائے۔"

امراء اضلاع کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اِس فیصلہ کی روشنی میں ایسے منتخب زائرین کے اسماء ۱۰ مارچ ۱۹۷۶ء تک بھجوا کر ممنون فرما دیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مؤرخہ یکم امان ۱۳۵۵ ہش

یکم مارچ ۱۹۷۶ء

غلبۂ حق کی منزل اور اس کے درمیانی مراحل

خدائی جماعتوں کو اگرچہ غلبۂ حق کی منزل تک پہنچنے میں انتہائی نامساعد حالات میں سے گزرنا اور ناقابلِ بیان مشکلات و مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے تاہم خدا تعالیٰ اپنے تائیدی نشانات ظاہر کر کر کے انہیں اپنی نصرت سے نوازتا چلا جاتا ہے جس کے بل پر وہ مشکلات و مصائب اور نامساعد حالات کا کامیابی سے مقابلہ کرتے ہوئے غلبۂ حق کی منزل کی طرف پوری ظفرمندی سے بڑھتی چلی جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے تائیدی نشانوں کا ظہور خدائی جماعتوں کے افراد کے لئے ازحد مسرت کا باعث ہوتا ہے کیونکہ ایک طرف وہ اپنی کمزوری اور ضعف کی حالت کو دیکھتے ہیں تو انہیں اپنی کامیابی کا کوئی ظاہری امکان نظر نہیں آتا لیکن جب وہ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کا نظارہ کرتے ہیں اور یہ دیکھتے ہیں کہ ان کا قادر و توانا اور قدیر و مقتدر خدا اُن کے ساتھ ہے اور وہ قدم قدم پر انہیں اپنی معیت کا ثبوت دیتا چلا آرہا ہے تو اُن کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں رہتی۔ وہ اپنی خوشی کا اظہار دُنیاداروں کی طرح جشن منا کر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حضور سجداتِ شکر بجا لا کر کرتے ہیں۔ وہ اُس کی حمد کے ترانے گاتے ہیں اور اس کی تسبیح و تحمید سے فضاؤں کو معمور کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے۔ وہ مسرت کا اظہار کرتے ہیں لیکن شادیانے بجا کر نہیں بلکہ خوشی کے آنسو بہا کر۔ وہ یہ آنسو راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر اپنے خالق و مالک کے حضور گریہ وزاری کی شکل میں بہاتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ وہی ان کا سہارا اور کارساز ہے اور اُسی پر اُن کا توکل ہے۔ جتنا زیادہ وہ اس کے حضور روئیں گے گڑگڑائیں گے اور دعائیں کرینگے اتنا ہی زیادہ وہ اُن کی طرف رجوع برحمت ہوگا اور انہیں اپنی تائید و نصرت سے نوازے گا اور ان کی کمزوری اور ضعف کے باوجود انہیں ایک کامیابی کے بعد دوسری کامیابی عطا کرتا چلا جائے گا یہاں تک کہ وہ غلبۂ حق کے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے۔

الغرض خدائی جماعت کے افراد خدا تعالیٰ کی نرالی مخلوق ہوتے ہیں۔ خدائی تائید و نصرت کے نتیجہ میں اپنی کامیابی پر ان کی خوشی کے اظہار کا طریق بھی دنیا والوں کے طریق سے یکسر جدا اور نرالا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی خوشی کے اظہار کے اس جداگانہ اور نرالے طریق کا قرآن مجید میں بطور خاص ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے اس طریق کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ۝ تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ۝ (السجدہ آیات ۱۶، ۱۷)

ترجمہ:۔ ہمارے (ظاہر کردہ) نشانوں پر تو وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب ان کو ان (نشانوں) کے متعلق یاد دلایا جاتا ہے تو وہ سجدہ کرتے ہوئے زمین پر گر جاتے ہیں اور اپنے رب کی تعریف اور تسبیح کرتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے (کہ ان کا خدا ان کے ساتھ ہے اور ان کے لئے نشان پر نشان ظاہر کر رہا ہے) اور ان (مومنوں) کے پہلو (راتوں کو تہجد کے لئے) ان کے بستروں سے الگ ہو جاتے ہیں اور وہ اپنے رب کو اس کے عذابوں سے بچنے کے لئے اور اس کی رحمتوں کو حاصل کرنے کے لئے پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خدا کی راہ میں خرچ کرتے رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے تائیدی نشانوں کے ظہور پر اُس کا اِس رنگ میں شکر ادا کرنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ انہیں اپنی رحمتوں کا اور زیادہ مورد بناتا ہے اور ان کی مشکلات و مصائب اور نامساعد حالات کو دُور کر کے ان کے لئے ایسے ایسے راحت کے سامان کرتا ہے کہ جو اُن کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ راحت کے ان غیر معمولی سامانوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اگلی آیت میں فرماتا ہے:۔

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ ۚ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ (السجدہ آیت ۱۸)

ترجمہ:۔ اور (حقیقت یہ ہے کہ) کوئی شخص نہیں جانتا کہ ان (مومنوں) کے لئے ان کے اعمال کے بدلہ کے طور پر کیا کیا آنکھیں ٹھنڈی کرنے والی چیزیں چھپا کر رکھی گئی ہیں۔

پس خدائی جماعتوں کے افراد کی تمام تر خوشی اور راحت اِس امر میں ہوتی ہے کہ ان کا ہمہ قدرت و ہمہ طاقت خدا ان سے راضی رہے اور انہیں اپنی معیت سے دائمی طور پر نوازتا رہے۔ اسی لئے وہ اللہ تعالیٰ کے تائیدی نشانوں کے ظہور اور شدید مخالفت اور ایذارسانیوں کے باوجود نئی ملنے والی کامیابیوں پر اور زیادہ خدا تعالیٰ کے حضور سجدوں میں گرتے ہیں اور پہلے سے بھی زیادہ اس کی تسبیح و تحمید کرتے ہیں اور راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر نماز تہجد میں اس کے حضور روتے اور گڑگڑاتے ہیں، اس کے عذابوں سے اس کی پناہ طلب کرتے ہیں اور اس کی رحمتوں کے امیدوار رہتے ہیں اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں کو پہلے سے بھی زیادہ اس کی راہ میں خرچ کرتے چلے جاتے ہیں۔ اِس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ انکی تکالیف اور ان کے مصائب کو دُور کر کے ان کے لئے راحت اور آرام کا زمانہ لے آتا ہے۔ ایک مقررہ زمانہ تک یہی حالت چلتی چلی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حکمتِ بالغہ کے ماتحت مشکلات و مصائب پیدا ہوتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ ان کی گریہ وزاری اور دردمندانہ دعاؤں کے نتیجہ میں انہیں دُور کر کے اُن کے لئے آسانیاں پیدا کرتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ حق پورے طور پر غالب آکر ان کی مشکلات، ان کے دُکھوں اور ان کے مصائب کو ہمیشہ ہمیش کے لئے دُور کر دیتا ہے۔

اس عرصہ میں ان کو بار بار دُکھ دینے اور انہیں مظالم کا تختۂ مشق بنانے والے تمسخر کے رنگ میں ان سے بار بار پوچھتے رہتے ہیں کہ تمہاری وہ غلبۂ حق کی گھڑی کب آئے گی اور آئے گی بھی یا نہیں؟ ان کا جواب یہی ہوتا ہے کہ وہ مبارک گھڑی کب آنی مقدر ہے اس کا علم تو خدا تعالیٰ کو ہے، تاہم وہ آئے گی ضرور، یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ بالآخر غلبۂ حق کی گھڑی نہ آئے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے فیصلے اور اس کی تقدیر کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین بھی آپ پر ایمان لانے والوں سے تمسخر اور حقارت کے رنگ میں بار بار یہ سوال پوچھا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں خود یہ بتایا کہ وہ ان کے اِس سوال کا کیا جواب دیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ تمسخر کرنے والوں کے سوال اور اُس جواب کا ذکر کرتے ہوئے جو اس نے مومنوں کو خود سکھایا تھا فرماتا ہے:۔

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْفَتْحُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِيمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ۝ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ إِنَّهُمْ مُنْتَظِرُونَ ۝ (السجدہ آیات ۲۹ تا ۳۱)

ترجمہ:۔ اور وہ (یعنی حق کے منکر اور مخالف) کہتے ہیں کہ یہ فتح (یعنی غلبۂ حق کی بشارت) جس کا تم ذکر کرتے ہو اگر تم سچے ہو تو بتاؤ کب (پوری) ہوگی؟ تُو کہدے کہ وہ فتح (غلبۂ حق) کا دن جب آئے گا تو منکروں کو ان کا ایمان (لانا) فائدہ نہیں دے گا اور نہ اُن کو (اُس روز) ڈھیل دی جائے گی۔ پس تُو ان سے اعراض کر اور ان کے انجام کا انتظار کر۔ وہ بھی (غلبۂ حق کا دن آنے تک) کچھ عرصہ ابھی اور انتظار کریں گے۔

چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا ــــ مشرکینِ مکہ کی مخالفتوں اور انتہا درجہ کی ایذارسانیوں کے باوجود اسلام غالب آکر رہا اور اس طرح غلبۂ حق کی وہ عظیم الشان بشارت جس کا مشرکینِ مکہ تمسخر اُڑایا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے یہ کبھی پوری نہیں ہوگی پوری ہوئی اور بڑی شان سے پوری ہوئی۔ الغرض خدائی جماعتیں (باقی صـ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی اخلاق و آداب

زبان کی حفاظت

مکرم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد مربی سلسلہ مقیم ساہیوال

اللہ تبارک و تعالیٰ جل شانہ و عز اسمہ نے انسان کو اپنی نہایت مہربانی اور فضل سے بہت سے مفید قویٰ عطا فرمائے ہیں۔ ان میں سے ایک زبان بھی ہے صرف انسان کو ہی یہ ملکہ عطا فرمایا ہے کہ وہ اپنی زبان سے الفاظ و کلمات بول سکتا ہے اور زبان کے ذریعہ اپنے دل کے خیالات دماغی افکار و اذکار بلکہ تمام معلومات مفاہیم اور مافی الضمیر دوسروں کے سامنے بیان کر سکتا ہے انسان اپنی مرضی سے اپنی زبان سے بری بات بھی کہہ سکتا ہے اور اچھی بات بھی کہہ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان و ایقان کی تکمیل بھی اقرار باللسان کے بغیر نہیں ہوتی اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو یہ نصیحت فرمائی کہ

قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا

(البقرہ)

کہ تم لوگوں کو ہمیشہ اچھی بات ہی کہو۔ انسان کی زبان سے جو بات نکلتی ہے وہ چند سیکنڈ میں ساری زمین کا چکر لگا لیتی ہے اور پھر آواز فضا میں ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ امت محمدیہ کی یہ علامت بیان فرماتا ہے:۔

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

(آل عمران)

تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے فائدہ کے لئے پیدا کی گئی ہو۔ تمہارا فرض ہے کہ تم نیکی کا حکم کرتے رہو اور برائی سے روکتے رہو۔

اللہ تعالیٰ نے کامیاب ہونے والے مومنوں کی یہ علامت بیان فرمائی ہے:۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ۔

(سورۃ مومنون)

کہ مومن اپنی فروج کی کامل حفاظت کرتے ہیں۔ فروج میں منہ بھی داخل ہے جس میں زبان ہے گویا مومن کبھی زبان سے فضول و لغو و بیہودہ بات نہیں کہتے۔ بلکہ ہمیشہ کی اور محبت اور اخلاص سے نیک اور پاک اور اچھی باتیں ہی کہتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَهُدُوْا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ۔

(سورہ حج ۲۵)

کہ مومنوں کی پاک باتوں کی طرف رہنمائی کی جاتی ہے اور سب سے اچھی اور پاکیزہ بات کیا ہے؟ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ"

(سورہ حم سجدہ ۳۴)

کہ اس سے زیادہ اچھی بات کس کی ہوگی جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے۔ گویا سب سے اچھی بات یہ ہوگی کہ جس کے ذریعہ سے نیکی اور تقویٰ اور قرآن مجید کی کامل تعلیم پھیلے اور حقائق و معارف کی تلقین ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف لوگوں کو بلانے کے لئے تبلیغ دین اور اشاعت اسلام کا ایک ذریعہ زبان سے عمدہ اچھا بیان بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۔ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝ (سورہ رحمٰن)

کہ وہ رحمٰن خدا ہی ہے جس نے قرآن سکھایا ہے اسی نے انسان کو بنایا اور اسے فصاحت و بیان بخشا۔ اسی آیت کریمہ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ احسن قول سب سے عمدہ اور اچھی بات یہ ہوگی جو قرآن مجید کی تعلیم کے عین مطابق و یکساں ہوگی۔ قرآن مجید کے نازل کرنے اور سیکھنے اور سکھانے کا مقصد بھی یہی ہے کہ زبان سے جو بیان بھی جاری ہو وہ تعلیم القرآن اور الٰہی منشاء کو پورا کرنے والا ہو اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا (بخاری شریف)

کہ بعض بیان جادو کا سا اثر رکھتے ہیں۔

پس کسی مومن کو زبان سے فضول و بے مقصد اور بے مطلب لغو خلاف واقعہ اور کسی کو دکھ اور تکلیف اور رنج پہنچانے والا کلام جاری نہیں ہونا چاہئیے حدیث شریف میں آتا ہے کہ یا تو انسان اچھی مفید اور نیک بات کہے یا پھر خاموش رہے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ"

(متفق علیہ)

کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان لاتا ہے اُسے چاہئیے کہ نیک اور اچھی بات کہے جو دوسروں کو فائدہ پہنچانے والی ہو یا پھر چپ رہے۔ عربی زبان میں محاورہ ہے

فَكِّرْ مِرَارًا ثُمَّ قُلْ

کہ پہلے تولو پھر منہ سے بولو یعنی زبان سے کلام کرنے سے پہلے سوچنا چاہئیے کہ اس کلام کا اثر کیا ہوگا۔ اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ صَمَتَ نَجَا"

(مشکوٰۃ صفحہ ۴۱۳)

کہ جو شخص خاموش رہا اس نے نجات پائی کہتے ہیں اَلسُّكُوْتُ سَلَامَةٌ"

جب تک کوئی شخص منہ سے کلام نہیں کرتا اس کے عالم غافل دانشور اور نیک و بد ہونے کا جائزہ نہیں لیا جا سکتا۔ چنانچہ محاورہ بھی ہے

اَلْمَرْءُ مَخْفِيٌّ تَحْتَ لِسَانِهٖ

کہ تا مرد سخن نہ گفتہ باشد
عیب و ہنرش نہفتہ باشد

کہ جب تک انسان کلام نہ کرے اس کے عیب و خوبیاں چھپی رہتی ہیں۔ کہتے ہیں

اَلْبَلَاءُ مِنَ الْمَنْطِقِ

کہ بعض دفعہ اپنے یا دوسروں کے منہ سے غیر محل بات یا کلام ہونے سے مصیبت اور دکھ اور نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ اس سے بہتر ہے کہ انسان خاموش رہے یعنی اچھی بات نہیں کہہ سکتا تو خاموش ہی رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نیک اور بھلی بات کہنا خاموشی سے بہتر ہے اور خاموشی بری بات سے بہتر ہے۔ عربی زبان میں ایک محاورہ ہے کہ

جُرْحُ اللِّسَانِ اَشَدُّ مِنْ جُرْحِ السِّنَانِ۔

کہ زبان کا زخم نیزے کے زخم سے سخت ہوتا ہے کہتے ہیں نیزہ و تلوار کے زخم مندمل ہو جاتے ہیں مگر لَا يَلْتَامُ مَا جَرَحَ اللِّسَانُ، زبان کے زخم مندمل نہیں ہوتے ہرے رہتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا يَعْنِيْهِ" (ترمذی شریف)

کہ ایک شخص کے اسلام کا حسن یہ ہے کہ وہ فضول اور بے ہودہ اور لایعنی باتوں اور کاموں کو چھوڑ دے اور مفید اچھی اور نیک باتیں اور کام ہی کرے عربی زبان کا محاورہ ہے لِكُلِّ مَقَالٍ مَقَامٌ" کہ ہر سخن موقعہ و ہر نکتہ مقامے دارد۔

حدیث بخاری شریف میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مَنْ يَّضْمَنْ لِّيْ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ"

(بخاری شریف جلد ۲ کتاب الاستئذان)

کہ جو شخص مجھے ضمانت دے اس کی جو اس کے دونوں جبڑوں کے درمیان ہے یعنی زبان کی اور جو اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان ہے یعنی شرمگاہ کی تو میں اس کو جنت ملنے کی ضمانت دیتا ہوں۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس حدیث شریف کو اپنے منظوم کلام میں اس طرح پیش فرمایا ہے کہ ؎

دو عضو جو کوئی ڈر کر بچائے گا
سیدھا خدا کے فضل سے جنت میں جائیگا
وہ اک زبان ہے عضو نہانی ہے دوسرا
یہ ہے حدیث سیدنا سید الوریٰ

نبی کریم نے فرمایا ہے "جَاهِدُوْا بِاَلْسِنَتِكُمْ" کہ اپنی زبانوں سے بھی جہاد کرو خصوصاً ہمارے زمانہ میں جب جہاد بالسیف اپنی شرائط معدوم ہونے کی وجہ سے ملتوی ہو چکا ہے ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی زبان کے ذریعے

تبلیغ دین اسلام

اور قرآن کی تعلیم کی اشاعت کریں اور مختلف بولیوں اور زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کر کے دنیا کی تمام اقوام میں پھیلا دینا چاہئیے۔

حضرت کعبؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مومن اپنی تلوار

اور زبان سے جہاد کرتا ہے۔

(الاستیعاب لابن عبد البر)

ہمارے قول اور فعل میں تضاد نہیں ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ۔ (سورہ صف)

کہ تم وہ باتیں کیوں کہتے ہو جن کے مطابق تم عمل نہیں کر سکتے یہ بات اللہ تعالیٰ کے نزدیک ناراضگی کا موجب ہے اور اللہ تعالیٰ دنیاوی اور گمراہ شاعروں کے متعلق فرماتا ہے:

وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ۔

(سورہ شعراء)

کہ وہ ایسی باتیں کہتے ہیں جو ان کے مطابق عمل نہیں کر سکتے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں معراج کی رات ایسے لوگوں کے پاس سے گذرا جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے۔ تو میں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں انہوں نے فرمایا یہ آپ کی امت کے وہ خطیب ہیں کہ جو اپنے کہنے کے مطابق عمل نہ کرنے والے ہوں گے۔

(ترمذی شریف)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا

هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ ۔

(رواہ مسلم)

کہ متکبرانہ انداز میں بولنے والے ہلاک ہو گئے۔

مت کرو بک بک بہت اک دل پر نظر ہے
دیکھتا ہے پاکیٔ دل کو نہ باتوں کی سنوار

حضرت ابو امامہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیا اور کم گوئی ایمان کی شاخیں ہیں اور بدزبانی اور پُر گوئی نفاق کی شاخیں ہیں۔ (ترمذی)

اسی طرح حدیث ہے:

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ لَا يُلْقِيْ لَهَا بَالًا يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا يُلْقِيْ لَهَا بَالًا يَهْوِيْ بِهَا فِيْ جَهَنَّمَ۔

(بخاری شریف جلد ۴ کتاب الاستئذان)

کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض دفعہ کوئی اللہ کا بندہ ایسی بات کہہ دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہوتی ہے اور اس کا اس کے متعلق خیال بھی نہیں ہوتا۔ یعنی بلا قصد نیک بات کہہ دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے درجات اپنے حضور بلند کرتا ہے اور یقیناً بعض اوقات بندہ لاپرواہی سے ایک بات کہہ دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے کا موجب ہوتی ہے حالانکہ اس پر اس کا دھیان بھی نہیں جاتا تو اس کے سبب سے اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں گرا دیتا ہے اس لئے ڈرتے رہنا چاہیئے کہ کوئی ایسی بات منہ سے نہ نکلے جو خدا کی ناراضگی کا موجب ہو ہمیشہ نیک اور بھلی بات ہی منہ سے کہنی چاہیئے

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ نجات کیسے مل سکتی ہے تو اس کے جواب میں حضور نے فرمایا:

اَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ

یعنی اپنی زبان کو بری باتیں کہنے سے روک رکھو۔

(ترمذی ابواب الزہد)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ۔

(مسلم شریف باب النہی عن الحدیث بکل ما سمع)

کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کے جھوٹے ہونے کو یہی ایک علامت کافی ہے کہ ہر سنی سنائی بات لوگوں کو بتاتا پھرے ہمیشہ سچی بات کہنی چاہیئے۔ بیہودہ فحش اور فضول تکلیف دہ باتوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

(باقی)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ اور پتہ خوشخط لکھا کریں

بد رسومات کے متعلق یاد رکھنے کی باتیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بد رسوم کے خلاف جہاد کا جو اعلان فرمایا ہے وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے اور اس کے بعد بطور یاد دہانی ان بد رسومات کی نشاندہی کی جائیگی۔ جن سے ساری جماعت کے مردوزن کو اجتناب کرنا ضروری ہے۔ اس جہاد کا اعلان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:

"ہماری جماعت کا پہلا اور آخری فرض یہ ہے کہ توحید خالص کو اپنے نفسوں میں بھی اور اپنے ماحول میں بھی قائم کریں اور شرک کی سب کھڑکیوں کو بند کر دیں ہمارے گھروں میں صرف توحید کے دروازے ہی کھلے رہیں اور شرک کی سب راہوں کو کلیۃً چھوڑ دیں اور توحید کی راہ پر بشاشت کے ساتھ چلنے لگیں۔ ہم بھی اور ہمارے بھائی بھی اور بنی نوع انسان کے رشتہ سے جو ہمارے بھائی ہیں وہ بھی اس توحید خالص کی تعلیم پر قائم ہو جائیں۔

توحید کے قیام میں ایک بڑی روک بدعت اور رسم ہے یہ ایک حقیقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ ہر بدعت اور ہر بد رسم شرک کی ایک راہ ہے اور کوئی شخص جو توحید خالص پہ قائم ہونا چاہے۔ وہ توحید خالص پہ قائم نہیں ہو سکتا جب تک وہ تمام بدعتوں اور تمام بد رسوم کو مٹا نہ دے ہمارے معاشرے میں خاص طور پر اور دنیا کے مسلمانوں میں عام طور پر سینکڑوں، سینکڑوں شاید ہزاروں بد رسمیں داخل ہو چکی ہیں۔ احمدی گھرانوں کا یہ فرض ہے کہ وہ تمام بد رسوم کو جڑ سے اکھیڑ کر اپنے گھروں سے باہر پھینک دیں .... رسوم تو دنیا میں بہت پھیلی ہوتی ہیں۔

لیکن اس وقت اصولی طور پہ ہر گھرانے کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ میں ہر گھر کے دروازے پہ کھڑا ہو کر اور ہر گھرانے کو مخاطب کر کے بد رسوم کے خلاف جہاد کا اعلان کرتا ہوں اور جو احمدی گھرانہ بھی آج کے بعد ان چیزوں سے پرہیز نہیں کرے گا اور ہماری اصلاحی کوششوں کے باوجود اصلاح کی طرف متوجہ نہیں ہوگا۔ وہ یاد رکھے کہ خدا اور اس کے رسول اور اس کی جماعت کو اس کی کچھ پرواہ نہیں وہ اس طرح جماعت سے نکال کے باہر پھینک دیا جائے گا جس طرح دودھ سے مکھی۔ پس قبل اس کے کہ خدا کا عذاب کسی قہری رنگ میں آپ پر وارد ہو۔ یا اس کا قہر جماعتی نظام کی تعزیر بن کے آپ پر وارد ہو اپنی اصلاح کی فکر کرو۔ خدا سے ڈرو اور اس دن کے عذاب سے بچو کہ جس دن کا ایک لحظہ کا عذاب بھی ساری عمر کی لذتوں کے مقابلہ میں ایسا ہی ہے کہ اگر یہ لذتیں اور عمریں قربان کر دی جائیں اور انسان اس سے بچ سکے تو تب بھی وہ مہنگا سودا نہیں سستا سودا ہے۔ پس آج میں اس مختصر سے خطبہ میں ہر احمدی کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق اور جماعت احمدیہ میں اسی پاکیزگی کو قائم کرنے کے لئے جس پاکیزگی کے قیام کے لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا کی طرف مبعوث ہوئے تھے ہر بدعت اور بد رسم کے خلاف جہاد کا اعلان کر دیا اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ سب میرے ساتھ اس جہاد میں شریک ہوں گے اور اپنے گھروں کو پاک کرنے کے لئے شیطانی وسوسوں کی سب راہوں کو اپنے گھروں پہ بند کر دیں گے۔ دعاؤں کے ذریعہ اور کوشش کے ذریعہ اور جدوجہد کے ذریعہ اور حقیقتاً جو جہاد کے معنے ہیں اس جہاد کے ذریعہ اور صرف اس غرض سے کہ خدا تعالیٰ کی توحید دنیا میں قائم ہو۔ ہمارے گھروں میں قائم ہو۔ ہمارے دلوں میں قائم ہو۔ ہماری عورتوں اور بچوں کے دلوں میں قائم ہو۔ اور اس غرض سے کہ شیطان کے لئے ہمارے دروازے ہمیشہ کے لئے بند کر دئے جائیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ کو بھی ہر قسم کی نیکیوں کی توفیق عطا فرمائے۔"

(خطبہ جمعہ ۲۳ رجون ۱۹۶۷ء)

(ناظر اصلاح و ارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ دہندگان امداد طلبہ ماہ جنوری ۱۹۷۶ء

امدادِ طلبہ سے مستحق طلبہ کو تعلیمی امداد دی جاتی ہے۔ جن دوستوں نے امدادِ طلبہ کے لئے عطیہ جات دیئے ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور اپنے حضور سے انہیں بہترین جزا دے۔

جن احباب کرام نے اس کارِ خیر میں حصہ نہیں لیا اللہ تعالیٰ ان کو بھی اس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ (نگران امور طلبہ)

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا
حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا
محترم سید عبد الرزاق شاہ صاحب
" چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ
محترم مولوی سلطان محمود انور صاحب
" صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب
" ڈاکٹر ایم ۔ اے ظفر صاحب
" عبد الغفور صاحب خالد کریک لاہور
از طرف لیفٹیننٹ عبد المحسن کریک شہید
" مرزا محمد عثمان صاحب
" الحاج محمد شفیع صاحب ہاشمی کراچی
" چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ
" ملک عبد الرب صاحب ربوہ
" ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب
" " عبد القیوم صاحب نوشہرہ چھاؤنی
" ملک عبد المجید صاحب ربوہ
" مرزا عبد الحق صاحب سرگودھا
" گیانی عباد اللہ صاحب ربوہ
" قریشی محمد سعید صاحب ربوہ
" حمید احمد صاحب خالد "
" چوہدری نبی احمد صاحب باجوہ ربوہ
" خواجہ عبد المومن صاحب "
" ماسٹر عطاء محمد صاحب "
محترمہ امۃ اللہ جان صاحبہ سرگودھا
از طرف آصف مرحوم
محترمہ آمنہ بی شاہ صاحبہ آف امریکہ بذریعہ
مکرم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ۔
محترمہ ثریا بیگم صاحبہ حیدر آباد سندھ
از طرف ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب
کامٹی مرحوم۔
محترمہ سیدہ رشیدہ بیگم صاحبہ ربوہ
" امینہ عنایت صاحبہ کراچی
محترم چوہدری کریم احمد صاحب کراچی
" غلام حیدر صاحب ملی چک 56/4-R بہاول نگر
" محمد علی صاحب ملی چک 56/4-R بہاول نگر

محترم وسیم احمد صاحب جیمہ متعلم جامعہ احمدیہ
" چوہدری مبشر احمد صاحب کراچی
" ناصر جاوید خان صاحب "
" میاں غلام احمد صاحب ربوہ
محترمہ قانتہ ثریا یاسمین صاحبہ لاہور
محترم غلام احمد صاحب ۔ ٹی ۔ جی ۔ بی لائلپور
محترمہ بیگم صاحبہ مرزا شمیم احمد صاحب
محترم فہیم الدین عفان صاحب ربوہ
محترمہ مسز آصفہ نعیم صاحبہ کراچی ۲۹
" سکینہ بیگم صاحبہ ربوہ
محترم محمد شفیق صاحب گجرات
" محمد صدیق صاحب مانگا سیالکوٹ
" احمد علی صاحب "
محترمہ اصغری بیگم صاحبہ
لجنہ اماء اللہ کوئٹہ
محترمہ امۃ الباسط صاحبہ لنڈن بذریعہ محترم صوفی غلام محمد صاحب ربوہ
محترم حکیم عبد الرحمٰن شاہ صاحب ربوہ
محترمہ قدسیہ تسنیم صاحبہ احمد نگر
محترم محمد شریف صاحب ٹیکسلا
" رانا مبارک احمد صاحب بہاولپور
محترمہ امۃ الکریم صاحبہ ربوہ
" مسز امۃ الرشید لئیق احمد صاحب بکنگھم انگلستان بذریعہ محترم قاضی عبد السلام صاحب بھٹی ربوہ
محترم خالد محمود صاحب لاہور
" محمد ابراہیم صاحب ربوہ
جماعت احمدیہ لائلپور
" " باب الابواب ربوہ
" " راولپنڈی
" " کراچی
" " کوئٹہ
" " اوکاڑہ
" " شیخوپورہ
" " سرگودھا شہر
" " دار الرحمت شرقی ربوہ

اعلان

مطالعہ کتب

خدام کے مطالعہ کے لئے ماہ مارچ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے" مقرر ہے۔ قائدین صاحبان خدام سے اس کا مطالعہ کرائیں۔ (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

مکرم ملک غلام نبی صاحب شاہد حال مبلغ سیرالیون کی والدہ اور خاکسار کی چچی محترمہ رانی صاحبہ بعمر ۷۵ سال ۱۹ فروری ۱۹۷۶ء بروز جمعرات بوقت ۵ بجے صبح خون کی جلد قے آنے کے باعث اچانک وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ کا جنازہ محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے مسجد مہدی گولبازار میں بعد نماز جمعہ پڑھایا۔ جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری حدیقۃ المبشرین ربوہ نے دعا کرائی۔

مرحومہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ پابند صوم و صلوٰۃ، راضی برضائے الٰہی، صابرہ شاکرہ، مجسم ہمدردِ خلق، ملنسار اور سلسلہ کی چندہ کی تحریکات میں حتی المقدور حصہ لیتی تھیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو غریق رحمت کرے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ مرحومہ نے ایک لڑکا ملک غلام نبی صاحب شاہد مبلغ سیرالیون اور ایک لڑکی سعیدہ بیگم صاحبہ اور اُن کے علاوہ بارہ پوتے اور نواسے یادگار چھوڑے ہیں۔

(فضل کریم مہتمم سابق مبلغ سیرالیون۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے پیارے بڑے بھائی جان ایک سال ہوا ایک المناک حادثہ میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ جس کی وجہ سے محترمہ امی جان کی صحت ٹھیک نہیں رہتی۔ کافی کمزور ہوچکی ہیں۔ تمام احباب سے درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ کے حضور میری امی جان کی صحتیابی اور اس عظیم صدمہ کو برداشت کرنے کیلئے دعا فرمائیں۔ (مقصود احمد مسعود رسول۔ مسلم کمرشل بنک سرشمیر روڈ۔)

۲۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ دولیا جٹاں (آزاد کشمیر) میں مختلف عوارض سے شدید بیمار ہیں۔ چل پھر نہیں سکتیں۔ والد صاحب محترم کی بینائی کم ہوگئی ہے۔ نیز میری اہلیہ صاحبہ بھی اکثر بیمار رہتی ہیں۔ تینوں کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد عبد اللہ خان راجوروی کارکن خلافت لائبریری ربوہ)

اداریہ (بقیہ صفحہ ۲)

مخالفتوں اور ایذا رسانیوں کے ایک طویل سلسلہ کے بعد غلبۂ حق کے مقصد میں بالآخر کامیاب ہوکر رہتی ہیں۔ یہ نہ پہلے کبھی ہوا اور نہ آئندہ ہوگا کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوں۔ درمیانی عرصہ میں بھی جبکہ انہیں انسانیت سوز مظالم کا تختۂ مشق بنایا جارہا ہوتا ہے خدا تعالیٰ پیہم انہیں اپنے تائیدی نشانوں سے نواز رہا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ان نشانوں کو دیکھ دیکھ کر ان جماعتوں کے افراد خدا تعالیٰ کے حضور سجدوں میں گر گر کر اس کا شکر بجالاتے ہیں اور راتوں کو اٹھ اٹھ کر غلبۂ حق کے لئے اُس کے حضور گریہ و زاری سے دعائیں مانگتے ہیں اور اپنے مالوں اور ہر عزیز سے عزیز شے کو خدا تعالیٰ کی راہ میں بے دریغ قربان کرتے چلے جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کی آنکھیں ٹھنڈی کرنے کے سامان کرتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ غلبۂ حق کا وہ دن آجاتا ہے جو یوم الفتح کا مصداق ہوتا ہے۔

براہ کرم ۴ مارچ تا ۱۰ مارچ ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی خریداری بڑھا کر ہفتہ اشاعت کو کامیاب بنائیں۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مومن کا فرض ہے کہ وہ اپنی اولاد کی نیک تربیت سے کبھی غافل نہ ہو

پھر اس کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ ان کی نیک تربیت کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعائیں بھی کرتا رہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ سورۃ الفرقان کی آیت وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا کی تفسیر کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:-

"اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پاک بندے ہمیشہ اپنی آئندہ نسل کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں تاکہ وہ نورِ ایمان جو اُن کے دلوں میں پایا جاتا ہے صرف ان کی ذات تک محدود نہ رہے بلکہ قیامت تک چلتا چلا جائے اور کوئی زمانہ بھی ایسا نہ آئے جس میں ان کی اولاد یا ان کے متبع اور شاگرد دُنیاداری کی طرف مائل ہو جائیں، اور خدا اور رسول کے احکام پر دُنیا کو مقدم کر لیں۔ قرآن کریم نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی ایک بڑی خوبی یہ بیان فرمائی ہے کہ كَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ (مریم ع۴) یعنی وہ اپنے بیوی بچوں اور رشتہ داروں کو نماز اور زکوٰۃ کی تاکید کیا کرتے تھے تاکہ خدائے واحد کی حکومت دُنیا میں ہمیشہ قائم رہے اور ہمیشہ کے لئے نماز اور زکوٰۃ کا سلسلہ جاری رہے اور یہی ہر مومن کا کام ہے اور اس کا فرض ہے کہ جہاں وہ اپنی اولاد کی نیک تربیت سے کبھی غافل نہ ہو وہاں وہ اللہ تعالیٰ سے دعائیں بھی کرتا رہے اور خود ان کا معلّم بنے اور انہیں اس قابل بنائے کہ وہ ہمیشہ اسلام کا جھنڈا اُونچا رکھیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بلند کرتے رہیں۔

فرماتا ہے اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا جو لوگ خدا تعالیٰ کے لئے اس قسم کے نیک کام کریں گے اور کوشش کریں گے کہ ان کی آئندہ نسل نیک ہو اور وہ رات دن ان کے لئے دعائیں کرتے رہیں گے قیامت کے دن ہم ان کو ان کے صبر کرنے کی وجہ سے یعنی اس وجہ سے کہ انہوں نے اپنے نفس کو بدیوں سے روکا اور اپنی اولاد کی اعلیٰ تربیت کی اور آئندہ نسل کو نیکی پر قائم کیا اُونچے سے اُونچے مقامات دیں گے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے انہیں سلامتی کے پیغام پہنچیں گے اور یہ پیغام صرف ایک دفعہ پہنچ کر ختم نہیں ہو جائیں گے بلکہ دائمی طور پر پہنچتے چلے جائیں گے۔ گویا جس طرح دُنیا میں انہوں نے اپنے بچوں کو جھوٹ سے اور فریب سے اور گالیوں سے اور چغل خوری سے اور خیانت سے اور ظلم سے اور فساد سے اور خونریزی سے اور چوری سے اور بہتان سے اور استہزاء سے اور سُستی سے اور ناواجب طرفداری سے اور لغویات میں حصہ لینے سے اور اسی طرح اور ہزاروں قسم کی بدیوں سے روکا اور سلامتی پھیلائی۔ اسی طرح جب وہ جنت میں جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ یہ وہ بندے ہیں جن سے میرے بندے دُنیا میں امن میں رہے اس لئے جاؤ اور انہیں دارالسلام میں داخل کرو جہاں سلامتی ہی سلامتی ہے۔

پھر غرفة کے ایک معنے جیسا کہ حلِ لغات میں بتایا جا چکا ہے ساتویں آسمان کے بھی ہیں اس لحاظ سے اس آیت کے یہ معنے ہوں گے کہ وہ عباد الرحمٰن جنہوں نے دُنیا میں انکسار اور عدل و انصاف کے ساتھ اپنی عمر بسر کی جو دن کے اوقات میں بھی احکامِ الٰہی کے تابع رہے اور رات کی تاریکیوں میں بھی سجدہ و قیام میں اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتے اور دعائیں کرتے رہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند کرتے ہوئے انہیں ساتویں آسمان پر جگہ عنایت فرمائے گا یعنی وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ رکھے جائیں گے کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ساتویں آسمان پر ہی ہیں (مسند احمد بن حنبل جلد ۴ صـ۲۰۷، صـ۲۰۹) اس کی طرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں بھی اشارہ فرمایا ہے کہ اِذَا تَوَاضَعَ الْعَبْدُ رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ (کنز العمال جلد ۲ صـ۲۵) کہ جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ساتویں آسمان میں جگہ دیتا ہے۔"

(تفسیر کبیر سورۃ الفرقان صـ۱۸۴، صـ۱۸۵)

اعلانِ نکاح

مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۷۶ء بروز اتوار خاکسار نے عزیزہ تنویر الاسلام بنت مکرم میجر محمد عبداللہ صاحب مہار کے نکاح کا اعلان مبلغ پچیس ہزار روپیہ حق مہر پر عزیزم فلائٹ لیفٹیننٹ چوہدری تنویر احمد باجوہ ابن مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب باجوہ مرحوم سے بر مکان مکرم میجر محمد عبداللہ مہار صاحب ۴۹-C آفیسرز کالونی غازی روڈ لاہور چھاؤنی کیا۔

احباب و بزرگانِ جماعت سے درخواست ہے کہ دردِ دل سے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے یہ تعلق جانبین کے لئے نہایت درجہ مبارک اور مثمر ثمراتِ حسنہ فرمائے۔ آمین

(خاکسار اسد اللہ خان ۳۲ سرور روڈ۔ لاہور چھاؤنی)

ولادت

عزیزم انوار الحق (انوار جنرل سٹور اوکاڑہ) کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۷۵ء کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ لڑکے کا نام منصور احمد تجویز ہوا ہے۔ نومولود خاکسار کا پوتا اور مکرم شیخ غلام سرور صاحب آف لائلپور کا نواسہ ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور خیر و برکت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

(محمد شریف، شریف جنرل سٹور۔ صدر بازار۔ اوکاڑہ)

درخواستِ دُعا:- برہمن بڑیہ سے مکرم سید اعجاز احمد صاحب نے اطلاع دی ہے کہ میرے چچا زاد بھائی کے دائیں بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے نیز مکرم مولوی صاحب خود بھی بیمار رہتے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(مغفور احمد قمر ابن مظفر الدین صاحب چوہدری مرحوم۔ ربوہ)

محترم چوہدری رحمت اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ لکرالی وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

محترم چوہدری رحمت اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ لکرالی ضلع گجرات دو دن کی بیماری کے بعد ۲۵ فروری ۱۹۷۶ء کو بوقت آٹھ بجے رات بعارضہ دل وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ ۲۶ فروری کی رات کو ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ ۲۷ فروری کو بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعدہٗ جنازہ مقبرہ بہشتی لے جا کر وہاں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اپنے خاص مقامِ قُرب سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دُنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(غلام احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لکرالی)

گوجرانوالہ کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ ہمارے ایجنٹ مکرم عبدالعزیز صاحب معرفت مکرم عبدالرشید صاحب اڈہ کراؤن بس گوجرانوالہ ٹاؤن سے طلب فرماویں۔ پرچہ گھر پر پہنچانے کا معقول انتظام ہے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴